۲۸, نومبر ۱۹۱۳ء

خطبہ جمعہ

تشہد و تعوذ کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل آیت تلاوت فرمائی۔

وَ اِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰہَ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّ ذِی الْقُرْبٰی وَ الْیَتٰمٰی وَ الْمَسٰکِیْنِ وَ قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ ثُمَّ تَوَلَّیْتُمْ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْکُمْ وَ اَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ (البقرۃ:۸۴)۔

اور پھر فرمایا:۔

خلاصہ دین انبیاء کیا ہے؟ تمام انبیاء کے دین کا خلاصہ یہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے وعدہ لیا ہے لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰہَ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرنی۔ بس یہی خلاصہ ہے تمام دینوں کا اور یہی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے معنے ہیں۔

عبادت کسے کہتے ہیں؟ لوگوں کو اس کے معنی نہیں آتے۔ بعض اس کے معنی بندگی کرنے کے کرتے

ہیں اور بعض پرستش اور پوجا کے کرتے ہیں۔ اس کے کئی ارکان ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی بے نظیر تعظیم، جیسی اس کی تعظیم کرے اور کسی کی نہ کرے۔ مثلاً ہاتھ باندھنے۔ اس کے آگے جھکنا (رکوع)۔ اس کے آگے سجدہ میں گر جانا۔ حج کرنا۔ روزے رکھنا۔ اپنے مال میں سے ایک حصہ اس کے لئے مقرر کر دینا۔ اٹھنے بیٹھنے میں اسی کا نام لینا۔ آپس میں ملتے وقت اس کا نام لینا جیسے السلام علیکم و رحمتہ اللہ اور اس کی تعظیم میں قطعاً دوسرے کو شریک نہ کرنا۔

دوسرا رکن۔ اس کی محبت کے مقابلہ میں کسی دوسرے سے محبت نہ کرنا۔

تیسرا رکن۔ اپنی نیازمندی اور عجز و انکساری کامل طور پر اس کے آگے ظاہر کرنا۔

چوتھا رکن یہ ہے کہ اس کی فرمانبرداری میں کمال کر دے۔ ماں باپ، محسن و مربی، بھائی بہن، رسم و رواج اس کے مقابلہ میں کچھ نہ ہوں۔ لَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا (البقرۃ:۲۳) اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ (هود:۳) اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں۔

بعض روپیہ سے محبت کرتے ہیں۔ جو لوگ چوری، جھوٹ، دغا سے کماتے ہیں وہ اللہ سے نہیں بلکہ روپیہ سے محبت کرتے ہیں۔ کیونکہ اگر اس کے دل میں خدا کی محبت ہوتی تو وہ ایسا نہ کرتا۔

اس سے اتر کر ماں باپ کے ساتھ احسان ہے۔ بڑے ہی بدقسمت وہ لوگ ہیں جن کے ماں باپ دنیا سے خوش ہو کر نہیں گئے۔ باپ کی رضامندی کو میں نے دیکھا ہے۔ اللہ کی رضامندی کے نیچے ہے اور اس سے زیادہ کوئی نہیں۔ افلاطون نے غلطی کھائی ہے۔ وہ کہتا ہے ہماری روح جو اوپر اور منزہ تھی ہمارے باپ اسے نیچے گرا کر لے آئے۔ وہ جھوٹ بولتا ہے۔ وہ کیا سمجھتا ہے روح کیا ہے؟ نبیوں نے بتلایا ہے کہ یہاں ہی باپ نطفہ تیار کرتا ہے پھر ماں اس نطفے کو لیتی ہے اور بڑی مصیبتوں سے اسے پالتی ہے۔ نو مہینے پیٹ میں رکھتی ہے بڑی مشقت سے۔ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّ وَضَعَتْهُ كُرْهًا (الاحقاف:۱۶) اسے مشقت سے اٹھائے رکھتی ہے اور مشقت سے جنتی ہے۔ اس کے بعد وہ دو سال یا کم از کم پونے دو سال اسے بڑی تکلیف سے رکھتی ہے اور اسے پالتی ہے۔ رات کو اگر وہ پیشاب کر دے تو بستر کی گیلی طرف اپنے نیچے کر لیتی ہے اور خشک طرف بچے کو کر دیتی ہے۔

انسان کو چاہئے کہ اپنے ماں باپ، یہ بھی میں نے اپنے ملک کی زبان کے مطابق کہہ دیا ورنہ باپ کا حق اول ہے اس لئے باپ ماں کہنا چاہئے، سے بہت ہی نیک سلوک کرے۔ تم میں سے جس کے ماں باپ زندہ ہیں وہ ان کی خدمت کرے اور جس کے ایک یا دونوں وفات پا گئے ہیں، وہ ان کے لئے دعا کرے۔ صدقہ دے اور خیرات کرے۔

ہماری جماعت کے بعض لوگوں کو غلطی لگی ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ مردہ کو کوئی ثواب وغیرہ نہیں پہنچتا۔ وہ جھوٹے ہیں۔ ان کو غلطی لگی ہے۔ میرے نزدیک دعا' استغفار' صدقہ' خیرات بلکہ حج' زکوٰۃ' روزے' یہ سب کچھ پہنچتا ہے۔ میرا یہی عقیدہ ہے اور بڑا مضبوط عقیدہ ہے۔

ایک صحابی نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میری ماں کی جان اچانک نکل گئی ہے۔ اگر وہ بولتی تو ضرور صدقہ کرتی۔ اب اگر میں صدقہ کروں تو کیا اسے ثواب ملے گا؟ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ ہاں۔ تو اس نے ایک باغ جو اس کے پاس تھا' صدقہ کر دیا۔

میری والدہ کی وفات کی تار جب مجھے ملی تو اس وقت میں بخاری پڑھا رہا تھا۔ وہ بخاری بڑی اعلیٰ درجہ کی تھی۔ میں نے اس وقت کہا۔ اے اللہ! میرا باغ تو یہی ہے۔ تو میں نے پھر وہ بخاری وقف کر دی۔ فیروز پور میں فرزند علی کے پاس ہے۔

وَذِی الْقُرْبٰی پھر حسب مراتب قریبیوں سے نیک سلوک کرو اور یتیموں اور مسکینوں سے نیک سلوک کرو۔

قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا قَالَ کا لفظ عربی زبان میں فعل کے برابر لکھا ہے بلکہ اس سے وسیع لکھا ہے۔ اس سے کم ضَرَبَ کا لفظ لکھا ہے۔ لوگوں کو بھلی باتیں کہو۔ بدمعاملگیاں چھوڑ دو۔ بدمعاملگیوں سے باز آجاؤ۔

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ نمازیں پڑھو اور زکوٰۃ دیا کرو۔

ثُمَّ تَوَلَّیْتُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ تم پھر جاتے ہو۔ باز نہیں آتے۔ اگر کسی کا روپیہ ہاتھ میں آگیا تو اسے شیر مادر سمجھ لیا اور اسے دینے میں آتے ہی نہیں۔ اللہ تم پر رحم کرے۔

(الفضل جلد ا نمبر ۲۵ --- ۳؍ دسمبر ۱۹۱۳ء صفحہ ۱۵)

☆-☆-☆-☆